صدقة الفطر: ایسا صدقہ جو ماہ رمضان کے اختتام پر روزہ دار کو لغو اور رفث سے پاک کرنے اور عید کے دن غرباء ومساکین کی کفالت کے لئے ہر مسلمان مرد وعورت ، چھوٹا بڑا، آزاد وغلام پر متعینہ مقدار میں عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا واجب ہے،(ماخوذ: الاقناع : ۱/ ۴۴۹، معجم لغة الفقهاء : ص ۲۰۸ ، زكاة الفطر للقحطاني : ص ۵)

صدقۃ الفطر کا وجوب قرآن کریم کے عمومی دلائل سے ثابت ہے : ,,ارشاد باری تعالی: ,,یقیناً وہ شخص کامیاب ہوا جس نے تزکیہ کیا، اپنے رب کا نام لیا اور نماز ادا کی ،، ارشاد ہے: ,,رسول جو تمہیں دیں لے لو اور جس چیز سے منع کریں رک جاؤ،،

صدقۃ الفطر کا وجوب سنت سے صراحتا ثابت ہے: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا فطرہ ہر مسلمان پر فرض قرار دیا ہے،،(بخاری : ۱۵۰۳ ، مسلم : ۹۸۴)

امام ابن منذرؒ اور ابن قدامة رحمهم الله نے اہل علم کا صدقۃ الفطر کے واجب ہونے پر اجماع نقل کیا ہے:/ الاجماع : لابن منذر : ص ۵۵، مغنی : ۲۸۰/۴)

صدقة الفطر کے واجب ہونے کی شرطیں :

〈۱〉 **مسلمان ہونا:** آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا، اور یتیم کی طرف سے اس کا ولی اس کے مال سے ادا کرے،/بخاری : ۱۵۰۳ ، المغنی : ۲۸۳/۴)

〈۲〉 **مالدار ہونا:** ایسا شخص جس کے پاس عید کے دن اور رات کے لئے اپنے اور اپنے اہل وعیال کے کھانے پینے اور حقیقی ضرورت سے ایک صاع زائد کوئی شی موجود ہے تو اس پر صدقۃ الفطر کا ادا کرنا واجب ہے،

〈۳〉 **وقت کا ہونا:** عید الفطر کی رات یا رمضان کے آخری دن کا سورج غروب ہونے کے بعد سے نماز عید کی ادائیگی سے پہلے پہلے صدقۃ الفطر ادا کرنا واجب ہے،،، جو شخص سورج غروب ہونے کے بعد ایمان لائے ، یا نکاح کرے ، یا کوئی بچہ پیدا ہو، یا غروب سے پہلے کوئی شخص انتقال کر جائے تو ان لوگوں پر صدقۃ الفطر ادا کرنا لازم نہیں ہے، اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے ایمان لائے یا نکاح کرے، یا کوئی بچہ پیدا ہو اور سورج غروب ہونے کے بعد انتقال کر جائے تو ان کا فطرہ ادا کرنا لازم ہوگا۔

(الکافی ،لابن قدامه : ۱/ ۱۷۰ ،المغنی : ۲۹۸/۴)

صدقة الفطر کی حکمت : ۱) لغو اور لایعنی چیزوں سے روزے کی پاکی وطہارت ، (۲) غرباء ومساکین کے لئے بنیادی ضروریات کا انتظام ہو جائے تا کہ عید کے دن گداگری کے بجائے ہماری خوشیوں میں شریک ہو سکیں (۳) متعینہ وقت میں

صدقۃ الفطر ادا کرنے سے اجر وثواب کا مستحق ہونا،/صحیح الجامع :۳۵۷۰) (۴) اغنیاء اور غرباء کے مابین مواسات وہمدری قائم ہو (۵) روزہ جیسی عظیم عبادت کی توفیق اور اتمام پر اللہ تعالی کی شکر گزاری ۔

فطرہ نکالنے کا وقت : ,,نبی کریم ﷺ نے عید کی نماز سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کر دینے کا حکم دیا ہے،/بخاری : ۱۵۰۳) البتہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عید سے ایک یا دو دن پہلے صدقۃ الفطر نکال دیتے تھے،(بخاری : ۱۵۱۱) ,,نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ,,جس شخص نے نماز سے پہلے صدقۃ الفطر ادا کیا تو وہ مقبول زکاۃ ہے، اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا تو اس کی حیثیت عام صدقات کی ہے،(صحیح ابوداؤد:۱۶۰۹) جس آدمی نے قصداً صدقۃ الفطر کی ادائیگی کو وقت سے موخر کیا ایسا شخص گنہگار ہے اور اسے توبہ کرنا چاہیے،(فتاوی اللجنة الدائمة: ۳۷۳/۹)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ,,ایک دن، دو دن یا تین دن پہلے نکال دینے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے، مگر عید کے بعد مؤخر نہ کرے،، (فتاوی ابن باز : ۲۱۶/۱۴)

صدقة الفطر کس کس چیز سے اور کس مقدار میں نکالنا چاہیے : ہر وہ چیز جس پر طعام کا اطلاق ہوتا ہے مثلا: گیہوں چاول، دال، کھجور، کشمش، جَو، پنیر، وغیرہ سے ایک صاع حجازی نکالا جائے گا، نبی کریم ﷺ کے زمانے میں صحابہ کرام اپنی عام خوراک سے صدقۃ الفطر ادا کرتے تھے (صحیح بخاری:۱۵۰۶، ۱۵۰۸،) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں شام کے سمراء نامی گیہوں سے آدھا صاع کو ایک صاع کے برابر قرار دیا تھا، مگر یہ صحابی رسول ﷺ کا اجتہاد تھا، جسے طویل الصحبة صحابی رسول حضرت ابوسعید خذریؓ نے پسند نہیں کیا اور اس موقف کا رد کرتے ہوئے فرمایا: ,,مگر میں تو ہمیشہ ایک صاع ہی نکالوں گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں نکالتا رہا ہوں، جب تک زندہ رہوں گا(بخاری : ۱۵۰۸ ، ۱۵۰۷ ، ابن ماجہ : ۱۸۲۹)

ہر فرد کی طرف سے ایک صاع صدقة الفطر ادا کیا جائے : ,,ایک نبوی صاع چار ,,مد،، کا ہوتا ہے، اور ایک ,,مد،، درمیانی شخص کی دونوں ہتھیلیاں بھر کر ہوتا ہے، علامہ فیروز آبادی کہتے ہیں میں نے اس طرح ناپ کر دیکھا تو صحیح پایا،، اور ایک صاع کا وزن تقریبا تین کلوگرام بنتا ہے، جیسا کہ فتاوی اللجنة

الدائمة نے یہی وزن احوط اور مناسب بتایا ہے،،(جلد : ۹ ص : ۳۷۱)

چونکہ صاع ایک ناپنے کا پیمانہ ہے اس میں مختلف اشیاء کا وزن مختلف ہوتا ہے، اگر ہم گیہوں اور چاول ناپنے کے بعد وزن کریں تو کوالٹی میں فرق ہونے کی وجہ سے کبھی تو ڈھائی کیلوگرام، کبھی دو کیلو چھ سو گرام ہوتا ہے، اور بعض اشیاء کا وزن دو کیلو آٹھ سو گرام تک پہونچ جاتا ہے، لہذا احتیاطا پونے تین یا تین کیلوگرام ہر فرد کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہیے،

صدقة الفطر کا مصرف : صدقۃ الفطر کا مصرف بھی وہی ہے جو زکاۃ کا مصرف ہے، ,,دلیل خاص کی بنا پر صدقۃ الفطر کے اولین مستحق مسلمان غرباء ومساکین ہیں، اسی طرح صدقۃ الفطر اس شخص کو بھی دیا جاسکتا ہے جس پر کسی قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے : مثلا: قسم، ظہار، قتل، حالت صوم میں جماع ، حج وغیرہ کے بعض کفارات کی ادائیگی کے لئے بھی دیا جاسکتا ہے،

صدقة الفطر میں روپیہ دینا : چونکہ صدقۃ الفطر کا ادا کرنا ایک عبادت ہے، اس کا وقت ، مقدار، اور جنس متعین ہے، دینار ودرہم کی موجودگی میں طعام اور خوراک سے دینے کا شرعی حکم، جمہور صحابہ اور اسلاف امت کا اسی پر عمل ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری عبادات کی طرح صدقۃ الفطر بھی توقیفی ہے ، جو اپنی تمام کیفیات اور جنس کے ساتھ مشروع کی گئی ہے، محض آسانی اور غرباء ومساکین کے موجودہ تقاضے اور ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر یہ توضیح کرنا کہ صدقۃ الفطر اپنے جنس کے اعتبار سے حدیث میں مذکور انواع ہی میں منحصر نہیں ہے بلکہ یہ آسانی کے لئے تھا کہ اس زمانے میں ہر جگہ یہ چیزیں دستیاب تھیں، اور اُس زمانے کے فقراء کی حالت وضرورت اسی طرح کی تھی، آج کی ضرورت دوسری ہے وغیرہ ۔ یہ اور اسطرح کی تاویلیں اس لئے درست نہیں ہیں کہ اس زمانے میں بھی دینار ودرہم موجود تھا اور فقراء ومساکین کی ضرورتیں بھی مختلف تھیں، لہذا جب کسی عبادت کی جنس اور وقت متعین ہے تو جیسے غیر وقت میں اس صدقہ کو نہیں دیا جاسکتا ہے اسی طرح غیر جنس سے اس کا ادا کرنا بھی مناسب نہ ہوگا ، ۔واللہ اعلم بالصواب ۔/تفصیل کے لئے دیکھئے : مجموع فتاوی ورسائل ابن عثیمین : ۲۷۸/۱۸۔۲۸۵)

عید الفطر کے چند احکام و مسائل :

علامہ ازہری کہتے ہیں: عرب کے نزدیک ایسا وقت جس میں خوشی لوٹ کر آتی ہے اسے عید کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن الاعرابی کہتے ہیں: عید کو عید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ہر سال نئی خوشی کے ساتھ لوٹ کر آتا ہے (لسان العرب: ۹/۴۶۱)

عید کے دن صفائی ستھرائی اور غسل کا اہتمام کرنا، عمدہ لباس زیب تن کرنا، خوشبو لگانا، تجمل اور خوبصورتی اختیار کرنا چاہیے، عبداللہ ابن عمر عید کی صبح غسل کرتے اور اپنا سب سے بہتر لباس پہنتے تھے، (فتح الباری: ۲/۴۳۹، زاد المعاد: ۱/۴۴۱) البتہ عیدین کے لئے غسل کرنا صحابہ و تابعین سے ثابت ہے، نبی ﷺ سے اس بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں ملتی ہے۔

عیدین کی نماز مصلی (عیدگاہ) میں اجتماعیت کے ساتھ ادا کرنا بہتر ہے، تاکہ اسلامی شعائر اور اس کی شان و شوکت کا اظہار ہو، علامہ ابن الحاج المالکیؒ بیان کرتے ہیں: ''مسجد نبوی میں ایک وقت کی نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے، اس کے باوجود نبی کریم ﷺ نے میدان میں باہر نکل کر نماز ادا فرمائی''۔ (المدخل: ۲/۲۳۸)

,,حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں: ,,نبی کریم ﷺ عید کے دن (آنے اور جانے کا) راستہ بدل دیا کرتے تھے۔،، (صحیح بخاری: ۹۸۶) ,,حضرت علیؓ کہتے ہیں: ,,یہ چیز سنت سے ہے کہ عیدگاہ پیدل جائے۔ (سنن ترمذی: ۵۳۰، حسنہ الالبانیؒ) ,,نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ عید الفطر میں تکبیرات پکارتے یہاں تک کہ عیدگاہ پہونچ جاتے اور صلاۃ عید ختم ہونے کے بعد تکبیر کہنا ترک کر دیتے (السلسلہ الصحیحہ: ۱۷۰) شیخ البانی کہتے ہیں: تکبیرات بلند آواز سے کہنا سنت ہے،، (حوالہ سابق) تکبیرات کے الفاظ کی تعیین میں کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، ابن مسعود، ابن عباس وغیرہ اس طرح کے الفاظ کے ساتھ تکبیرات پکارتے تھے: ,, اللَّـهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ، لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ،وَ اللَّهُ أَكْبَرُ أَللَّهُ أَكْبَرُ وَ لِلَّـهِ الْـحَـمْـدُ ،، (ابن ابی شیبہ: ۲/۱۶۸، باسناد صحیح) ,,حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: ,, رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن صبح نکلنے سے پہلے کچھ کھا لیا کرتے تھے (بخاری: ۹۵۳)

عیدین کی نماز کے لئے اذان ہے نہ اقامت (مسلم: ۸۸۷) ,,اور نہ ہی قبلیہ و بعدیہ کوئی سنت ہے، (زاد المعاد: ۲/۴۴۳) اور اگر صلاۃ عید مسجد میں ہو تو سبب کی بنا پر تحیۃ المسجد پڑھنا چاہیے (ابن عثیمین) ,,عید کی نماز دو رکعت ہے، عام نمازوں کی طرح، البتہ پہلی رکعت تکبیر تحریمہ سے شروع کی جائے، پھر سات تکبیرات زوائد کہی جائے، اور دوسری رکعت

میں قیام والی تکبیر کو چھوڑ کر پانچ تکبیرات زوائد کہی جائے، (مسند احمد: ۱/۳۷، ابن ماجہ: ۱۲۸۰، اسناد صحیح) شیخ البانی کہتے ہیں: تکبیرات میں رفع الیدین نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے، (ارواء الغلیل: ۳/۱۱۲) امام بخاریؒ باب باندھتے ہیں: ''جب عید کی نماز چھوٹ جائے دو رکعت پڑھ لے'' (بخاری: ۱/۱۳۴، طبع ہندیہ)

تکبیرات زوائد سنت ہے اس کے چھوٹ جانے سے نماز باطل نہیں ہوگی، (المغنی: ۲/۲۴۴)

''اگر عید اور جمعہ کا اجتماع ہو جائے تو صلاۃ جمعہ کے بارے میں رخصت ہے جو چاہے پڑھے اور جو چاہے نہ پڑھے (مصنف عبد الرزاق: رقم: ۵۷۲۵، بسند صحیح) ,,ایک دوسرے کو عید کی مبارکبادی پیش کرنی چاہیے: ,, تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ۔ سلف صالحین سے اس طرح کہنا ثابت ہے،، (المغنی: ۲/۲۵۹)۔

اللہ تعالی ہمیں ان مسائل سے واقفیت حاصل کرنے اور سنت کے مطابق شرعی احکام و مسائل کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

کے احکام و مسائل

البر فاؤنڈیشن

۱، ونجارا مینسن، گن پاؤڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیاڈ روڈ، ممبئ ۱۰۔

موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229

ای میل: albirr.foundation@gmail.com

ویب سائٹ: www.albirr.in